موجودہ تشویش ناک حالات......

ذمہ دار کون؟

قیام پاکستان سے لیکر اب تک اگرچہ ایک دور حکومت بھی ایسا نہیں آیا۔ جو قابل رشک اور باعث تقلید ہو۔ جس میں لوگوں کو پر سکون ماحول اور اطمینان نصیب ہوا ہو۔ ان کی تمام بنیادی ضرورتیں پوری ہوئی ہوں۔ خاص کر تعلیم اور صحت کی سہولتیں انہیں میسر آئی ہوں۔

لیکن پھر بھی ایسے ادوار ضرور آئے ہیں کہ جن میں جرائم کی شرح میں کافی کمی واقع ہوئی اور لوگ قدرے سکون کا سانس لینے لگے۔ کاروبار زندگی میں کافی تیزی واقع ہوئی۔ پاکستان کی اقتصادی حالت بہتر ہوئی۔ روزگار کے مواقع میسر آنے لگے۔ زراعت کے ساتھ ساتھ صنعت وحرفت میں خاطرخواہ اضافہ ہوا۔ جرائم کی روک تھام کے لئے مثالی انتظامات کئے جاتے رہے۔ اگرچہ ان حکومتوں کے پاس ایسے وسائل نہ تھے جو آج میسر ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کی کوششیں قابل قدر ہیں۔

لیکن پاکستان کے موجودہ حالات بد ترین دور حکومت کی یاد دلا رہے ہیں جو کسی بھی ذی شعور کے لئے اطمینان کا باعث نہیں ہیں۔ مکروہ فسطائیت اس وقت ملک پر مسلط ہے۔ پیپلزپارٹی کے بر سراقتدار آنے کا یہ تیسرا موقعہ ہے۔ ہر موقعہ پر پہلے سے کہیں زیادہ افراتفری، غنڈہ گردی، لوٹ مار، قتل وغارت سیاسی اور ذاتی انتقام کو عروج ملا، ہر شخص اپنی جگہ پر حیران و پریشان ہے اور اپنی بے بسی اور بے کسی کا اظہار کر رہا ہے۔ اپنی غلط پالیسیوں کی بدولت ملک کو بد ترین اقتصادی بحران میں دھکیل دیا گیا ہے۔ بے روزگاری عروج پر ہے بے شمار صنعتیں بند ہو چکی ہیں اور کاروبار میں خسارے کا رجحان ہے تاجر طبقہ سراپا احتجاج ہے۔ عدالتوں میں انصاف کوڑیوں کے بھاؤ بک رہا ہے۔ لادینی عناصر اپنے مکروہ عزائم میں دن بدن کامیاب نظر آرہے ہیں اور دیندار طبقے کو لاچار کر دیا گیا ہے۔ دینی مدارس کو بدنام کیا جا رہا ہے اور دہشت گردی کے الزام میں ان پر پابندی کے ناپاک منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ ذرائع ابلاغ فحاشی

عریانی کو عام کرنے کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں اور جائز کاموں کے لئے بھی بھاری رشوتیں طلب کی جارہی ہیں ہمارے نزدیک پیپلز پارٹی اور مندرجہ بالا تمام جرائم لازم وملزوم ہیں۔

یہ حالات کیونکر پیدا ہوئے؟ اس کے اسباب کیا ہیں؟ ان تشویش ناک حالات کے ذمہ دار کون ہیں؟ یہ چند ایسے سوالات ہیں جو ہر محب وطن شخص کی زبان پر ہیں۔

ہمارے نزدیک پاکستان کو ان حالات تک پہنچانے میں کئی عناصر شریک ہیں اگرچہ ان کے سرخیل سابق صدر جناب غلام اسحاق خان سرفہرست ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اقتدار کے حریص سیاستدان، انگریزوں کے گماشتے جاگیردار، دینی جماعتوں کے بکاؤ قائدین اور بعض فوج کے مہربان بھی اس میں برابر کے شریک ہیں ان ناعاقبت اندیشوں کے احمقانہ فیصلوں کی وجہ سے آج پوری قوم کو یہ دن دیکھنا پڑا ہے۔

ہمارے نزدیک سب سے بڑے مجرم ان دینی جماعتوں کے قائدین ہیں جو اپنی انانیت اور عہدوں کی طلب کی وجہ سے نسوانی حکومت کو برسراقتدار لانے کا باعث بنے ہیں اور آج بھی کھلی آنکھوں سے ان تشویش ناک حالات کا مشاہدہ کرنے کے باوجود انہی کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور دن رات ان کے ناپاک عزائم کی تکمیل میں ممد ومعاون ثابت ہو رہے ہیں اور اپنی ہٹ دھرمی سے دینی جماعتوں کے اتحادیوں میں رکاوٹ پیدا کرتے چلے آرہے ہیں۔ یقیناً یہ لوگ موجودہ حالات کے سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں اس قتل وغارت، غنڈہ گردی، ڈاکہ زنی، لوٹ مار، فحاشی وعریانی اور افراتفری میں برابر کے شریک ہیں۔ سیاسی جماعتیں بھی اس سے مبرا نہیں ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جلد از جلد پاکستان کے ان حالات کو درست کیا جائے۔ خاص کر کراچی میں قتل وغارت کے سنگین واقعات کو روکا جائے۔ مذہبی منافرت پھیلانے والے عناصر کو گرفتار کیا جائے۔ دہشت گردی پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔

اب جبکہ پہلے سے کہیں زیادہ وسائل حکومت کے پاس موجود ہیں ذرائع مواصلات میں بے حد تیزی آئی ہے پولیس اور انتظامیہ میں بے حد اضافہ ہوا ہے اور ان کے پاس معقول وسائل ہیں۔ تو پھر آخر کیا وجہ ہے کہ ان جرائم پر کیوں قابو نہیں پایا جاتا؟

حکومت کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ رعایا کو امن اور پرسکون ماحول مہیا کرے، ان

کے مال جان کی حفاظت کرے' عدل وانصاف قائم کرے اور بنیادی ضرورتیں مہیا کرے۔ اگر حکومت یہ کام کرنے میں ناکام ہوجاتی ہے تو پھر اسے ایک لمحہ بھی اقتدار میں رہنے کا حق نہیں ہے اور پاک افواج کے معزز جرنیلوں کی اولین ذمہ داری ہے کہ وہ ایسی حکومت کی قطعاً حمایت نہ کریں اور موجودہ حالات پر کڑی نظر رکھیں اور اپنا کردار ادا کریں۔

دینی جماعتوں کے قائدین سے ہماری مودبانہ التماس ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور وطن عزیز میں اسلام کی سربلندی اور اسکے تحفظ کیلئے اب اپنا آخری اور بھرپور کردار ادا کریں۔ اگر آج انہوں نے غفلت کا مظاہرہ کیا تو تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

ہماری اپنی عوام سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی توبہ واستغفار کریں اور اپنے اعمال پر نظر ثانی کریں قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقهم بعض الذی عملوا لعلهم یرجعون (الروم۔۴۱)

خشکی اور سمندر میں فتنہ وفساد لوگوں کے اعمال کی وجہ سے ہوتا ہے جس کی مختصر سزا دنیا میں دی جاتی ہے تاکہ یہ لوگ اپنے برے اعمال سے رجوع کرلیں۔ اگر ایسا نہ کیا تو آخرت کی پکڑ سے کون بچا سکتا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ انسانوں کے بعض برے اعمال کا نتیجہ دنیا میں نمودار ہوتا ہے۔ جس کی سزا دنیا میں اجتماعی طور پر آتی ہے۔ یقیناً موجودہ حالات بھی اس کی ایک مثال ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور انکساری کے ساتھ توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔ اور برے اعمال ترک کرکے اللہ کی طرف رجوع کرلینا چاہئے۔ تاکہ جلد از جلد ہمیں ان تشویش ناک حالات سے نجات مل سکے اور نسوانی حکومت کا خاتمہ ہوسکے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ تمام ذمہ داران اپنی اپنی جگہ پر اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں گے اور حالات کو پرسکون بنانے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ (وما علینا الا البلاغ)